REGD. No. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۲۹

جلد ۴۹/۱۴ | ۱۹ امان ۱۳۳۹ ھش | ۱۹ مارچ سنہ ۱۹۶۰ء | نمبر ۶۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

احباب جماعت رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ اور کام والی لمبی زندگی عطا کرے آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت

لاہور، ۱۷ مارچ بوقت نو بجے شب بذریعہ فون آج حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی جو ان دنوں بغرض علاج لاہور تشریف لائے ہوئے ہیں۔ طبی معائنہ کے لئے ہسپتال تشریف لے گئے۔ جہاں خون کا ٹیسٹ بھی کیا گیا۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضرت میاں صاحب مدظلہ کو صحت کاملہ عطا فرمائے

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ اللہ کی صحت

لاہور، ۱۷ مارچ۔ بوقت نو بجے شب بذریعہ فون آج حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت کل جیسی رہی البتہ سینہ میں درد کی زیادہ شکایت فرماتے ہیں۔ عام طبیعت اچھی ہے لیکن کمزوری بہت ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

پختونستان کی نام نہاد تحریک کو قبائلی پٹھانوں کی حمایت کبھی حاصل نہ تھی

"اسے ایک مردہ تحریک سمجھنا چاہیئے" ـــ انٹیلی جنس ڈائجسٹ کا تبصرہ

لنڈن (ہوائی ڈاک سے) ذی اثر ماہوار رسالہ انٹیلی جنس ڈائجسٹ کے ایک مضمون میں نام نہاد پختونستان کو ایسی بوگس وطن پرست تحریک قرار دیا گیا ہے۔ جسے کسی وقت بھی قبائلی پٹھانوں کی حمایت حاصل نہ تھی۔ مضمون میں کہا گیا ہے کہ اب تو اس بوگس تحریک کو بالکل مردہ تصور کرنا چاہیئے۔ اس مضمون میں بتایا گیا ہے کہ بعض لوگ اس نام نہاد تحریک کے بارے میں زبانی جمع خرچ کرنے کے عادی رہے ہیں۔ لیکن گزشتہ چند برس میں اس زبانی جمع خرچ کا بھی فقدان ہے۔ اور اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ حکومت پاکستان سرحدی قبائلیوں کی مرفہ الحالی کا سامان بہم پہنچانے میں کامیاب رہی ہے۔ مضمون میں بتایا گیا ہے کہ ورسک کے منصوبے اور دریلیف کرم کی سکیم کی وجہ سے قبائلی عوام کا معیار زندگی بلند کرنے میں بڑی امداد ملی ہے۔ اس وقت قبائلیوں کی سب سے بڑی دولت رائفل تھی۔ لیکن وہ کاروں اور لاریوں کے مالک بن چکے ہیں۔ اب پٹھانوں کو تعلیم کی قدر و قیمت کا احساس ہوا ہے۔ اور اب وہ لڑکیوں کے لئے سکولوں کے قیام کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان کے زاویہ نگاہ میں بہت بڑی تبدیلی ہو چکی ہے۔ تہذیب و تمدن کی یہ لہر پٹھانوں کو پاکستان کا اور زیادہ ہمدرد بنا رہی ہے۔ چنانچہ اب انہوں نے افغانستان سے منہ موڑ لیا ہے۔ متعدد پٹھانوں کو پاکستان میں بڑے بڑے ذمہ دار عہدوں پر فائز دیکھا جا رہا ہے۔ جن غیر ملکیوں نے ان علاقوں کے حالات و کوائف کا مطالعہ کیا ہے۔ ان کا اندازہ یہ ہے کہ پٹھان پاکستان کے امور میں اہم پوزیشن حاصل کرتے جا رہے ہیں اور یہ ایسا واقعہ ہے جس نے نام نہاد پختونستان کی تحریک کو ایک مردہ تحریک قرار دیدیا ہے

پاکستان اور ہندوستان کے درمیان تجارتی معاہدے پر کل دستخط ہو جائیں گے

ـــ بعض نئی اشیاء بھی تجارتی فہرست میں شامل ہونگی ـــ

نئی دہلی ۱۸ مارچ باوثوق ذرائع کی اطلاع کے مطابق پاکستان اور بھارت میں جس تین سالہ نئے تجارتی معاہدے کی بات چیت ہو رہی ہے۔ اس کے تحت دونوں ملکوں میں بعض ایسی اشیاء کی تجارت بھی شروع ہو سکے گی جو اس سے پہلے تجارتی فہرست میں شامل نہیں تھیں۔ توقع ہے کہ نئے معاہدے پر ۱۹ مارچ کو دستخط ہو جائیں گے۔ بیشتر اشیاء کی تجارت کے متعلق فریقین میں سمجھوتہ ہو چکا ہے۔ اور اب باقی ماندہ چیزوں کے بارے میں گفتگو جاری ہے۔ وزیر تجارت مسٹر حفیظ الرحمٰن نے جو پاکستانی وفد کے قائد بھی ہیں۔ کل رات اخباری نمائندوں کو بتایا کہ بات چیت انتہائی تسلی بخش طور پر ہو رہی ہے۔ بھارتی

(باقی صفحہ ۸ پر)

حقیقی کامیابی کیلئے رعایت اسباب اور دعا دونوں سے کام لینا ضروری ہے

میٹرک کے امتحان میں شامل ہونیوالے طلباء کو محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی نصیحت

ربوہ ۱۸ مارچ۔ محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور خارجہ صدر انجمن احمدیہ نے کل شام تعلیم الاسلام ہائی سکول کی طرف سے میٹرک کے امتحان میں شامل ہونے والے طلباء کو نصیحت کی کہ اگر وہ حقیقی کامیابی سے ہمکنار ہونا چاہتے ہیں۔ تو ایک طرف رعایت اسباب سے کام لیتے ہوئے اس رنگ میں محنت کریں جیسا کہ محنت کرنے کا حق ہے اور دوسری طرف دعاؤں سے کام لیتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے استعانت چاہیں۔ آپ نے فرمایا اگر ہمارے طلباء اپنے ان دوگونہ فرائض کو کما حقہ ادا کریں گے۔ تو نہ صرف ان کی محنت ٹھکانے لگے گی بلکہ اللہ تعالےٰ ان کی محنت سے بڑھ کر انہیں کامیابی عطا کرے گا۔

محترم شاہ صاحب موصوف اس الوداعی تقریب کے موقعہ پر طلباء سے خطاب فرما رہے تھے۔ جو جماعت نہم کے طلباء کی طرف سے طلباء جماعت دہم کے اعزاز میں

(باقی صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۹ مارچ سنہ ۶۰ء

غلط استدلال

(۲)

اس فصل میں اس طرح کے مضحکہ خیز ثبوت احمدیت کو "ایک مستقل مذہب اور متوازی امت" ثابت کرنے کے لئے مولانا ندوی نے مہیا فرمائے ہیں۔ چنانچہ ایک ثبوت یہ بھی دیا ہے۔

"انفرادیت کا رجحان اور ایک مستقل دین اور نئی تاریخ کے آغاز کا احساس اتنا بڑھ گیا کہ قادیانی حضرات نے اپنی نئی تقویم کی بنیاد ڈالی دی اور سال کے مہینوں کے نئے ناموں سے تاریخ لکھنے لگے قادیانیت کے سرکاری ترجمان "الفضل" میں مہینوں کے جو نام چھپتے ہیں وہ حسب ذیل ہیں

صلح، تبلیغ، امان، شہادت
ہجرت، احسان، وفا
ظہور، تبوک، اخاء
نبوت، فتح"

اگر آپ روزنامہ الفضل کا ہی کوئی پرچہ اٹھا کر دیکھ لیتے تو آپ کو معلوم ہو جاتا کہ مہینوں کے یہ نام ہجری قمری کیلنڈر کے متوازی اور متقابل نہیں ہیں بلکہ انگریزی عیسائی شمسی کیلنڈر کے مقابلہ میں ہیں۔ ورنہ احمدی بھی وہی ہجری قمری کیلنڈر اور مہینوں کے وہی نام استعمال کرتے ہیں جو تمام عالم اسلام کرتا ہے۔ روزنامہ الفضل میں سب سے پہلے ہجری قمری تاریخ دی جاتی ہے اور پھر انگریزی تاریخ کے ساتھ ہجری شمسی دی جاتی ہے۔ ہجری شمسی سال کے مہینوں کے نام اس لئے جدا رکھے گئے ہیں تاکہ ہجری قمری تاریخ سے مغالطہ نہ ہو۔ یہ ایک ایسا امر تھا کہ اگر مولانا روزنامہ الفضل کا کوئی پرچہ اٹھا کر دیکھنے کی زحمت کرتے تو ان پر حقیقت واضح ہو جاتی۔ مگر آپ نے اتنا بھی نہیں کیا۔ کیا اس کا نام تحقیقات ہے۔ افسوس صد افسوس۔ اسی طرح سید ابوالحسن ندوی نے صحابہ مسیح موعود ظلی حج اور قادیان کو مقدس مقام تصور کرنے کو "مستقل مذہب اور متوازی امت" کے ثبوت میں پیش کیا ہے۔ یہ بھی مولانا کی اپنی ایجاد نہیں بلکہ محض نقل ہے اور ہمیں یہاں اس کے متعلق کچھ زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں ہم اسے محض تجاہل عارفانہ سمجھتے ہیں اسکی وضاحت تو خود آپ کے اپنے نام میں موجود ہے کیا ابوالحسن ندوی نام کے یہ معنی ہیں کہ آپ نے اپنے آپ کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مقابل مستقل اور متوازی کھڑا کر رکھا ہے اور اسی لئے آپ کا عرف علی میاں بھی ہے؟ مولانا سے زیادہ اسالیب کلام کی حقیقت کو کون جان سکتا ہے ورنہ آپ عربی اکاڈمی دمشق کے رکن کس طرح بن سکتے اگر مولانا کا استدلال درست ہو تو چاہیئے کہ مسلمان مساجد تعمیر کرنا نمازیں پڑھنا روزے رکھنا اور دیگر عبادات الغرض تمام شعائر اسلامی ترک دیں کیونکہ اس طرح "مستقل مذہب اور متوازی امت" کی بنیاد پڑتی ہے

احمدیت کے "مستقل مذہب اور متوازی امت" ثابت کرنے کے لئے مولانا کو چاہیئے تھا کہ وہ یہ ثابت کرتے کہ احمدیوں نے سنت رسول اللہ اور احکام قرآن مجید کو ترک کر دیا ہے اور ان کی جگہ نئی باتیں ایجاد کر لی ہیں حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ احمدیوں کی تمام عبادتیں نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ وہی ہیں جس طرح اہل سنت انہیں ادا کرتے ہیں۔ ایک سر مو فرق نہیں۔ احمدی اسلامی قانون کی ویسی پابندی لازمی قرار دیتے ہیں جیسی کہ مثلاً امام اعظم و دیگر اماموں نے تشریح کی ہے۔ اگر مولانا ایسی ایک بات بھی ثابت کر دیں کہ جو جمہور علمائے حق کے جو آج تک اسلام میں ہوئے مذہب کے خلاف ہو تو ہم انہیں انعام کا مستحق قرار دیں گے۔ البتہ فرق اگر ہے تو عمل اور بے عملی کا ہے یعنی دوسروں نے عمل ترک دیا ہے۔ مگر احمدی عمل کرتے ہیں کہ نعرہ ہی زنی و ہیچ نگوں بنگر

بے زبانے کہ ذکر دارد زبانے یاید

نہیں اس سے بھی بڑھ کر فرق یہ ہے کہ احمدیوں کے اعمال میں زندگی ہے تازگی ہے۔ فعالیت ہے۔ وہ خیالی پلاؤ نہیں پکاتے اور محض عقلی تدابیر نہیں سوچتے رہتے بلکہ وہ قرآن کریم پر اور سنت رسول اللہ پر اسی طرح عمل کرتے ہیں جس طرح ایک اچھا آم کا زندہ درخت اچھے اور میٹھے آم پیدا کرتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی خداداد قوتوں سے پورا پورا کام لیا انہوں نے ابتی اشارہ سے ایک تحریک شروع کی مگر وہ محض تقریریں نہ کرتے رہے بلکہ اولوالعزمی کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے کام کو اپنے ہاتھ میں لیا اور کر کے دکھا دیا۔

آفتاب آمد دلیل آفتاب

جو کچھ آج مولانا محسوس کرنے لگے ہیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے پون صدی پہلے اسکو اس طرح محسوس کیا جس سے حق الیقین پیدا ہوتا ہے اور جس سے انسان میں فعالیت کی صفت پورے زور سے اور پوری شان کے ساتھ نمودار ہوتی ہے۔ الغرض آپ نے جو کہا اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس کو کر کے دکھا دیا۔ آپ نے اہل علم حضرات کو للکار کر پکارا اور انہیں اللہ تعالےٰ کا کام ہاتھ میں لینے کی دعوت دی اور فرمایا کہ آؤ میرے ساتھ مل کر کام کرو مجھے اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں تجدید و احیائے دین کے لئے مبعوث کیا ہے۔ آپ نے اپنے "کریڈنشل" پیش کئے لیکن جیساکہ ہوتا آیا ہے آپ کے مخاطبین میں سے تھوڑوں نے آپ کو قبول کیا مگر بہتوں نے ہنڈی کی چندی نکالنی شروع کر دی۔ آپ نے ہزار سمجھایا کہ اعتماد سے کام لو مگر انہوں نے نہ مانا اور آپ کو ایسی بحثوں میں الجھانا چاہا کہ اگر آپ اللہ تعالےٰ کی طرف سے نہ ہوتے تو یقیناً ڈگمگا جاتے مگر آپ نے ہر ایک کی تسلی کی تاہم اپنے مفوضہ کام کو نہ چھوڑا اور آگے قدم بڑھاتے چلے گئے۔

بیشک آپ نے دعوت عام دی مگر آپ نے یہ انتظار نہ کیا کہ دیکھیں کون آواز سن کر آگے آتا ہے اور کون نہیں آتا۔ کون ساتھ دیتا ہے اور کون راستہ میں روڑے اٹکاتا ہے۔ آپ نے انبیاء علیہم السلام کے طریق کار کی پوری پوری پیروی میں اللہ تعالےٰ کی اس پیشگوئی کو کہ

انا نحن نزلنا الذکر
وانا لہ لحافظون

اپنے کردار کے آئینہ میں روشن کر کے دکھا دیا اور ایک ایسی فعال جماعت کھڑی کر دی۔ جس نے آپ کے چراغ سے اپنے چراغ روشن کئے اور اب اس روشنی کو زمین کے تمام کناروں پر پھیلا رہے ہیں مگر مولانا سید ابوالحسن صاحب کو کچھ نظر نہیں آتا جیساکہ آپ فرماتے ہیں:۔

"مرزا غلام احمد صاحب نے درحقیقت اسلام کے علمی و دینی ذخیرہ میں کوئی ایسا اضافہ نہیں کیا جس کے لئے اصلاح و تجدید کی تاریخ ان کی معترف اور مسلمانوں کی نسل جدید ان کی شکرگزار ہو انہوں نے نہ تو کوئی عمومی دینی خدمت انجام دی جس کا نفع دنیا کے سارے مسلمانوں کو پہنچے نہ وقت کے جدید مسائل ہی سے کسی مسئلہ کو حل کیا نہ ان کی تحریک موجودہ انسانی تہذیب کے لئے جو سخت مشکلات اور متضاد رجحانات کی کشمکش سے دوچار ہے کوئی پیغام رکھتی ہے نہ اس نے یورپ اور ہندوستان کے اندر اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا کوئی قابل ذکر کارنامہ انجام دیا ہے۔"

(قادیانیت ص ۲۲۳)

جو کوئی بھی دیناہو یا ہوگا نہ مولانا کے ان الفاظ کو پڑھے گا وہ حیران رہ جائے گا۔ کہ مولانا کیا فرما رہے ہیں۔ مولانا نے احمدیت کے ساتھ تو جیز کیا انصاف کرنا ہے کاش یہ الفاظ لکھنے سے پہلے وہ اتنا ہی سوچ لیتے کہ اس طرح کہیں وہ خود اپنے ساتھ تو انتہائی ظلم نہیں فرما رہے مولانا نے شاید سمجھا ہے کہ وہ بھی شیخ سعدیؒ کے روائتی بادشاہ کی طرح ہیں کہ جس کے متعلق انہوں نے فرمایا ہے کہ

اگر شہ روز را گوید شب است ایں
بباید گفت اینک ماہ و پرویں

یعنی آپ اگر کہیں گے کہ (نعوذ باللہ) مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام نے کچھ نہیں کیا تو رئیس الاحرار مولانا محمد علی صاحب جوہر مرحوم وغیرھم بھی پکار اٹھیں گے کہ انہوں نے تو بلکہ نقصان پہنچایا ہے۔ (نعوذ باللہ)

اگر مولانا پروفیسر الیاس برنی کی کتاب تک اپنا مطالعہ محدود نہ رکھتے اور اگر ذرا سے بھی تحقیقاتی جذبہ سے کام لیتے تو آپ کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کام کی وسعتوں کا علم ہو جاتا یا کیا ہم یہ سمجھنے پر مجبور ہو جائیں کہ مولانا تجاہل عارفانہ سے کام لے رہے ہیں؟ ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مولانا ابوالحسن صاحب ندوی نے یہ کتاب شائع کر کے نہ صرف اپنی تحقیق کے نام کو بدنام کیا ہے۔ بلکہ اسلام کے خلاف ایک ارتکاب کیا ہے کیونکہ انہوں نے نہایت غلط طور پر عالم اسلام کو یہ باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ جو کچھ انہوں نے احمدیت کے متعلق لکھا ہے وہ براہ راست تحقیق پر مبنی ہے۔ حالانکہ آپ نے قطعاً کوئی تحقیق نہیں کی بلکہ معاندانہ سپرٹ میں الیاس برنی صاحب کی نقالی کر ڈالی ہے

ہالینڈ میں تبلیغ اسلام

کرسمس کے موقعہ پر ریڈیو پر تقریر

مشن ہاؤس میں ایک کامیاب اجتماع

ازمکرم حافظ قدرت اللہ صاحب انچارج ہالینڈ مشن۔ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

دسمبر کا آخری عشرہ تمام عیسائی دنیا کے لئے گہما گہمی کا وقت ہوتا ہے۔ حضرت مسیح کی پیدائش کے متعلق گرجوں اور سکولوں میں ڈرامے کھیلے جاتے ہیں۔ تقاریر ہوتی ہیں۔ گیت گائے جاتے ہیں۔ ریڈیو سے خاص پروگرام براڈکاسٹ ہوتے ہیں ایک دوسرے کو مبارکباد کے پیغام دیئے جاتے ہیں۔ اور عید کا سا سماں ہوتا ہے۔ یہی نظارہ ہالینڈ میں بھی دیکھنے میں آتا ہے ایسے موقعہ پر طبعاً ہمارے مشن کی مساعی اور مصروفیات میں بھی خاصہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ گزشتہ سالوں کی طرح اس دفعہ بھی مشن کو بیسیوں مبارکباد کے پیغامات موصول ہوئے۔ ہمارا یہ بھی طریق ہے کہ ہم خاص طور پر مشن کا مبارکباد کا کارڈ چھپوا کر اپنے متعلقین کی خدمت میں نئے سال کی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ اس دفعہ بھی سینکڑوں اصحاب کی خدمت میں مشن کی طرف سے مبارکباد پیش کی گئی۔

انفرادی طور پر احباب کی خدمت میں مبارکباد پیش کرنے کے علاوہ اس دفعہ اللہ تعالیٰ نے ایک اور خاص صورت بھی ہمارے لئے پیدا کر دی۔ یعنی یہ کہ ہالینڈ ریڈیو والوں نے تمام ملک کے نام کرسمس کا پیغام پہنچانے کا موقعہ ہمارے لئے بہم پہنچایا۔ چنانچہ خاکسار کی طرف سے یہ پیغام کرسمس کے دوسرے روز دوپہر کے وقت براڈکاسٹ کیا گیا۔ جو سارے ملک میں سنا گیا۔ خاکسار نے یہ پیغام تشہد کے ساتھ شروع کیا اور پھر مختصراً بیان کیا۔ کہ کرسمس کا تہوار عیسائی دنیا کے لئے ایک بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ یہ تہوار مسیح جیسے عظیم انسان کی یادگار میں منایا جاتا ہے۔ مسیح کا وجود ایک مسلمان کے لئے بھی بہت قابل احترام ہے۔ ایک مسلمان کا یہ مذہبی فرض ہے۔ کہ وہ قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں مسیح کو خدا کا نبی اور رسول یقین کرے۔ ہمارے نزدیک مسیح ایک نجات دہندہ تھے جس طرح دوسرے بہت سے رسول اس غرض کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوئے۔ سو اس کرسمس کے موقعہ پر ہم بھی اپنے جذبات احترام اور محبت جو ہم مسیح کے متعلق رکھتے ہیں۔ ان کا اظہار کرتے ہیں۔ آپ کو اگر مسیح سے محبت ہے تو ہمیں بھی مسیح سے محبت ہے کیونکہ وہ خدا کا ایک برگزیدہ انسان تھا۔ قرآن کریم میں ۲۳ جگہ حضرت مسیحؑ کا ذکر آیا ہے۔ اور ہر جگہ ہی احترام سے ذکر ہوا ہے۔ ۳۱ جگہ حضرت مسیح کی والدہ کا ذکر ہے۔ اور وہ بھی بہت تقدس اور احترام کے ساتھ قرآن کے الفاظ اس ضمن میں خاص اہمیت کے حامل ہیں۔ اور میں چاہتا ہوں کہ اپنے جذبات کو قرآن کریم ہی کے الفاظ میں آپ تک پہنچاؤں چنانچہ اس کے بعد خاکسار نے متعدد قرآنی آیات کو پیش کیا۔ اور آخر پر قرآن میں مذکور شدہ مسیح کے الفاظ پر اپنے پیغام کو ختم کیا کہ

ان اللّٰہ ربی وربکم فاعبدوہ ھذا صراط مستقیم۔

اس پیغام کے براڈکاسٹ ہونے سے قبل ریڈیو اناؤنسر نے خاص طور پر خاکسار کا بطور امام مسجد ہیگ کے تعارف کرایا۔ علاوہ ازیں اس زبانی تعارف کے محکمہ ڈاک کی طرف سے ریڈیو کے پروگرام پر مشتمل جو رسالہ شائع ہوتا ہے۔ اس میں بھی نہ صرف کہ اس پیغام کے نشر ہونے کا خاص طور پر ذکر کیا۔ بلکہ نہایت ہی نمایاں جگہ پر خاکسار کا فوٹو بھی دیا گیا۔ جس کے ساتھ مسجد کی طرز کی ایک ڈرائنگ بھی بنائی گئی ایک ہی صفحہ پر ایک طرف خاکسار کی فوٹو اور مسجد کی ڈرائنگ تھی۔ تو دوسری طرف اس کے مقابل پر ڈچ حکومت کے ایک وزیر کی فوٹو تھی اور اسکے ساتھ پارلیمنٹ کے اس ہال کی ڈرائنگ تھی جس میں ملکہ پارلیمنٹ کے افتتاح کے موقعہ پر تقریر کرتی ہے پروگرام میں وزیر موصوف کے ساتھ خاکسار کا کام تھا اور ہم دونوں کا موضوع کرسمس ہی کی تقریب سے متعلق تھا۔

اس پیغام کے علاوہ اس موقعہ پر ہم نے ایک اور خاص صورت بھی اپنے مشن میں اجتماع کی پیدا کی۔ اس ضمن میں ۲۱ دسمبر کا دن ہمارے مشن کی تاریخ میں ایک یادگار کے طور پر رہے گا۔ اس دن ہم نے ایک خاص جلسہ کا اہتمام کیا جس کا موضوع تھا "مسیح کی پیدائش" اور اس کے لئے ایک نہایت معروف آزاد خیال پادری پروفیسر ڈاکٹر سمتھس (Smits) کی خدمات حاصل کیں۔

پروفیسر موصوف سے ہمارا تعارف ایک عرصہ سے تھا۔ بلکہ وہ اسی سال ماہ نومبر اور دسمبر میں تین دفعہ اپنے طلبہ کی مختلف کلاسوں کو اسلام کے متعلق معلومات دینے کی غرض سے مسجد میں لا چکے تھے۔ جنہیں خاکسار نے پہلے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ تک لیکچر دیا اور پھر ان کے سوالات کے جواب دیئے۔ آخری دفعہ جب پروفیسر موصوف اپنی کلاس کو لائے تو میں نے ان سے درخواست کی کہ اگر وہ کرسمس کے موقعہ پر ہمارے مشن میں مسیح کی پیدائش پر تقریر کر سکیں۔ تو بہت اچھا ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے میری درخواست کو فوراً قبول کر لیا۔ اس موقعہ پر پروفیسر موصوف نے بتایا (یہ کہ اوائل دسمبر کی بات ہے) کہ آجکل پریس میں ان کے متعلق خوب چرچا ہوگا۔ کیونکہ ان کے خیالات کا اسلام کی طرف جھکاؤ ہے اور اس بنا پر ان کے چرچ کی صوبجاتی کمیٹی نے ان کے خلاف فیصلہ کرتے ہوئے انہیں پادری کے حق سے محروم کر دیا ہے۔

پروفیسر موصوف مسیحؑ کو خدا نہیں بلکہ خدا کا ایک برگزیدہ انسان تصور کرتے ہیں۔ اور کفارہ وغیرہ کے بھی قائل نہیں۔ چنانچہ جب میں نے ان سے کہا کہ آپ "مسیح کی پیدائش" پر تقریر فرمائیں۔ تو کہنے لگے کہ اس ضمن میں میرا نظریہ آپ سے کوئی مختلف تو نہیں ہوگا۔ اگر پھر بھی آپ کی خواہش ہو کہ میں اپنے خیالات کا اظہار کروں۔ تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ چنانچہ بجائے اہتمام سے اس جلسہ کے دعوت نامے ارسال کئے گئے۔ اخبارات میں اعلانات دیئے اور خود بھی ایک تقریر کی تیاری کی جو اسلامی نظریہ پر مشتمل تھی۔ چنانچہ اس تقریب کے موقعہ پر پبلک نے جس دلچسپی کا اظہار کیا وہ اپنی

انصار اللہ اور رمضان المبارک کی برکات

رمضان المبارک کے مبارک ایام جلد جلد گزر رہے ہیں۔ آخری عشرہ اپنی خاص برکات کو لے کر پہونچ گیا ہے۔ انصار اللہ کو خاص طور پر رمضان کی برکات سے حصہ وافر حاصل کرنا چاہیئے۔ اور اپنے اہل و عیال کو بھی ان برکات میں شریک کرنا چاہیئے۔ تلاوت قرآن مجید۔ نوافل کی کثرت تہجد کا اہتمام اور صدقہ و خیرات میں اضافہ ان ایام کی برکتوں کو حاصل کرنے کے ذرائع ہیں۔ اعتکاف کی توفیق مل سکے۔ تو نورٌ علیٰ نور ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ اگر انسان ہر رمضان میں اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کر لیا کرے۔ کہ میں اپنی فلاں عادت ترک کر دوں۔ تو وہ پاکبازی کی زندگی بسر کر سکتا ہے۔

روحانی تربیت کا یہ ایک بہترین نسخہ ہے۔ احباب جماعت عموماً اور اراکین مجالس انصار اللہ خصوصاً ان مبارک دنوں میں اللہ تعالیٰ سے یہ عہد باندھ کر اس زریں نسخہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق بخشے۔ آمین

قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ

نظیر آپ ہے۔ لوگ اس کثرت سے مسجد میں آئے کہ تل دھرنے کو جگہ نہ تھی بہت سے اخبارات کے رپورٹر بھی تھے۔

گرہیگ کا ایک لیڈنگ روزنامہ Nieuwe Haagsche Courant نمایاں جگہ پر دوکالمی موٹی سرخی جماتے ہوئے رقمطراز ہے "اس لیکچر کا اہتمام احمدیہ مسلم مشن کے زیر اہتمام کیا گیا تھا۔ لوگوں کا ہجوم اس قدر تھا کہ مشکل سے لوگوں کے لئے کھڑے ہونے کی جگہ ہی مل سکی۔ میٹنگ ہال کے علاوہ انٹرنس ہال کا دروازہ بلکہ عمارت کی سیڑھیاں تک بھی لوگوں سے پر تھیں (ان جگہوں کے پر ہونے کے بعد جب اور کوئی جگہ نظر نہ آئی تو خاص مسجد کے حصہ میں بھی جوتیاں اتار کر لوگ آ گئے۔ اور کھڑے ہو کر تقاریر سنتے رہے)

پروفیسر مذکور نے بتایا کہ ان کے نزدیک تین عالمگیر مذاہب ہیں۔ بدھ ازم۔ عیسائیت۔ اور اسلام اور ان کے بانیان کو بھی وہ ایک صف میں کھڑا دیکھتے ہیں۔ ان کے نزدیک عیسائیت اکیلی ہی نجات کا راستہ نہیں، جیسا کہ عام عیسائیوں کا خیال ہے بلکہ دوسرے راستہ جات سے ایک راستہ ہے۔ نیز پروفیسر مذکور نے واضح طور پر اس عقیدہ کو بیان کیا کہ مسیح خدا نہ تھا۔ بلکہ ایک عام انسان تھا مگر اس کا یہ مطلب نہ لیا جائے کہ ایک عام انسان غیر معمولی انسان نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ مسیح بھی ایک غیر معمولی انسان تھا یعنی نبی تھا۔"

اخبار مذکور نے اس کے بعد خاکسار کے لیکچر کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ۔

"جہاں تک مسیح کے مقام روحانی کا تعلق ہے۔ اسلامی نظریہ عملاً پروفیسر موصوف کے نظریہ کے مطابق ہی تھا یعنی یہ کہ مسیح خدا نہ تھے بلکہ ایک نبی اور رسول تھے۔"

اس تقریب کی رپورٹ ہیگ اور ایمسٹرڈم کے متعدد اخبارات نے بڑی بڑی موٹی سرخیوں کے ساتھ شائع ہوئی۔

اس موقعہ پر یہ ذکر کرنا بے جا نہ ہوگا کہ پروفیسر مذکور جماعت احمدیہ سے کافی عرصہ سے تعارف ہے اور وہ ہمارے لٹریچر کے مداح ہیں۔ خصوصاً ہمارے قرآن کا جو دیباچہ ہے اس سے وہ بہت متاثر ہیں۔ بلکہ اس کے متعلق چند ایک دفعہ پبلک میں بھی یہ اظہار کیا ہے کہ یہ دیباچہ ان کے علم میں کافی اضافہ کا موجب ہوا ہے چنانچہ ایک دفعہ اپنی ایک کلاس کے طلبہ کو تحریک بھی کی کہ وہ اس کا ضرور مطالعہ کریں بہت مفید ہے۔

اس تقریب کے آخر پر اسلامی ممالک کے بعض سلائیڈز دکھائے جانے کا بھی اہتمام تھا جو لوگوں کے لئے بہت دلچسپی کا موجب ہوا۔ اور یہ تقریب نہایت کامیابی اور کامرانی کے ساتھ رات گیارہ بجے کے قریب اختتام پذیر ہوئی۔

خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا

—— یہ نظم انعامی مقابلہ میں دوم قرار پائی۔ انعام ارسال کر دیا گیا ہے ——

بحمد و ثنائے خدائے تعالیٰ
بجود و عطائے خدائے تعالیٰ

ہمیشہ سے ارض و سما کر رہے ہیں
بیاں کبریائے خدائے تعالیٰ

عبادت کے لائق کہیں بھی جہاں میں
نہیں ماسوائے خدائے تعالیٰ

ستاروں میں شمس و قمر میں نمایاں
ہے نور و ضیائے خدائے تعالیٰ

طلب پر بھی اور بن طلب بھی ہویدا
ہے دستِ سخائے خدائے تعالیٰ

ہے عالم کے ہر ذرے ذرے میں پنہاں
ہوائے لقائے خدائے تعالیٰ

ضیا پاس غفلت کی تاریکیوں میں
ہے شمعِ ہدائے خدائے تعالیٰ

ملائک بھی کرتے ہیں اپنی رضا پر
مقدم رضائے خدائے تعالیٰ

بڑے سے بڑے قہربانوں کے سر پر
ہے دستِ قضائے خدائے تعالیٰ

عقوبت کے ہوتے بھی سنتے نہیں ہیں
صدائے عصائے خدائے تعالیٰ

عتاب و عقوبت میں بھی کارفرما
ہے دستِ شفائے خدائے تعالیٰ

کبھی تین و زیتون کبھی طور سینا
مقامِ ندائے خدائے تعالیٰ

مگر آج سے گھر خلیلِ خدا کا
بنا کرِ تائے خدائے تعالیٰ

یہی حشر تک نشر کرتا رہے گا
بہر سو نوائے خدائے تعالیٰ

سدا کارواں اپنی منزل کو پہنچے
بہ بانگِ درائے خدائے تعالیٰ

مرزا اسمٰعیل مرزا بیگ
ایم اے ایل ایل بی
نیب جرانوالہ

چندہ مساجد ممالک بیرون کے متعلق ضروری اعلان

(از صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

"بعض دوست ممالک بیرون کے چندوں کی رقوم میرے ذاتی نام پر بھجوا دیتے ہیں جو درست نہیں۔ صحیح طریق یہ ہے کہ تحریک جدید اور مساجد بیرون کے چندہ جات کی جملہ رقوم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے پتہ پر ہی بھجوانی چاہئیں۔

البتہ منی آرڈر کوپن پر یا الگ چٹھی کے ذریعہ یہ صراحت کر دی جائے کہ یہ رقم فلاں صاحب کی طرف سے فلاں مد کے لئے بھجوائی گئی ہے اور اس کی اطلاع وکیل المال صاحب تحریک جدید ربوہ کے پتہ پر بھی بھجوا دی جائے تاکہ معطی حضرات کو تحریک جدید کی طرف سے بروقت شکریہ کے خطوط بھجوائے جا سکیں۔

ولادت:۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بھانجے چوہدری جلال الدین صاحب کو ۶۰-۳-۱۵ کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ ذرہ نوازی مجید احمد نام رکھا۔ نومولود مکرم ڈاکٹر محمد الدین صاحب میڈیکل آفیسر (ریٹائرڈ) وہاڑی کا نواسہ ہے احباب سے درخواست ہے کہ نومولود کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی صحت و عمر میں برکت دے اور اسے خادم دین بنائے۔ آمین (خاکسار ظہور احمد (اڈیٹر) ربوہ)

حدیث النبیؐ

الصیام جنۃ فلا یرفث ویجھل فان امرؤ قاتلہ او شاتمہ فلیقل انی صائم (بخاری)

ترجمہ: روزہ ڈھال ہے۔ اس لئے نہ تو فحش کلامی کرے نہ جھگڑا کرے۔ اور اگر کوئی شخص اس سے لڑائی کرے یا گالی گلوچ کرے تو یہ اسے یہ کہدے کہ میں روزہ دار ہوں۔

سبحان اللہ روزہ کی کیا کیا برکتیں ہیں۔ انسان بدگوئی اور بدعملی دونوں سے بچ سکتا ہے اور روزہ کی حکمت ایک یہ بھی ہے کہ انسان ایک شریف اور مہذب انسان بن جاتے۔ یہ چونکہ تربیت کا زمانہ ہے اگر ہمارے شہر اور ہمارے بازاروں میں فحش کلامی اور لڑائی جھگڑا کہیں بھی دیکھنے میں نہ آئے تو غور کیجئے اس ایک بات کا کیا اثر ہو سکتا ہے

(شعبہ تربیت و اصلاح خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اطلاع

اخبار الفضل کے ۱۸ ۔۔۔ کے پرچہ میں اللہ بخش تسنیم صاحب کی جو نظم خدا تعالیٰ کے عنوان سے شائع ہوئی ہے وہ انعامی مقابلے میں اول قرار پائی ہے۔ جس کا پہلا انعام ارسال کر دیا گیا ہے۔ (مینیجر الفضل)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال رضی اللہ عنہ

(از مکرم مولوی محمد خان صاحب نسیم مربی سلسلہ احمدیہ ربوہ)

میں جب بیرونی ممالک میں پانچ سال فریضۂ تبلیغ ادا کر کے دسمبر ۱۹۳۹ء میں واپس قادیان آیا تو اغلباً جنوری ۱۹۴۰ء میں حضرت مولوی عبد المغنی خان صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جو اس وقت ناظر دعوۃ و تبلیغ تھے مجھے حضرت چوہدری صاحب موصوف کی زیر نگرانی مقامی تبلیغ میں کام کرنے کا ارشاد فرمایا۔

اس وقت سے لے کر اب تک میری زندگی کے ایام تمام طور پر حضرت چوہدری صاحب موصوف کے ساتھ مل کر کام کرنے میں گذرے ہیں چند سال ایسے بھی ہیں کہ مقامی تبلیغ سے میرا تبادلہ کراچی اور ڈیرہ غازیخاں میں ہوا مگر اس عرصہ میں بھی مکرم چوہدری صاحب کے ساتھ تعلق اور ان کی ہدایات اسی طرح جاری رہیں جس طرح اس سے قبل یا اس کے بعد تھیں

ضلع گورداسپور کی دو تحصیلیں مقامی تبلیغ کے زیر انتظام تھیں (تحصیل بٹالہ و تحصیل گورداسپور) ان ہر دو تحصیلوں میں ۱۹۴۷ء تک کام جاری رہا۔ حضرت چوہدری صاحب محترم ۱۲ ستمبر ۱۹۴۷ء تک کام کرتے رہے اور اس کے بعد ہندوستان گورنمنٹ نے آپ کو گرفتار کر لیا۔

ضلع گورداسپور کے زمینداروں کے ساتھ خواہ مسلمان ہوں یا سکھ چوہدری صاحب موصوف کے بہت گہرے مراسم تھے اور ہر مظلوم چوہدری صاحب موصوف کو اپنا ہمدرد و غمگسار سمجھتا تھا اور چوہدری صاحب کا مکان اور دفتر مظلوموں کی پناہ گاہ ہوتے تھے اور ہر مظلوم اور دکھیا دل آپ کے پاس آ کر تسکین و تسلی پاتا تھا۔

یہ نصیحت چوہدری صاحب اپنے کارکنان کو ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالےٰ نے بذریعہ الہام یہ فرمایا تھا کہ لا تصعر لخلق اللّٰہ ولا تسئم من الناس حضور تو آگئے اور خدا تعالےٰ کے پاس چلے گئے۔ ان الہامات کے مخاطب حضور کے بعد ہم لوگ ہیں اس لئے ہر آنے والے کو خوش خلقی اور فراخ دلی سے ملو اور ہر آنے والا تم سے مل کر خوش ہو اس کا دل تسلی پائے اگر آپ کو کسی مہمان کی کسی تکلیف کا علم ہو جاتا تو آپ کو بہت دکھ ہوتا اور مہمان کی دلجوئی خود فرماتے۔ اکثر دفعہ اپنی جیب خاص سے مہمانوں کی مہمان نوازی فرماتے

آپ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ کام جس وقت آجائے اگر اسی وقت تم اس کام کے کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ گے تو وہ کام ہو جائے گا اگر تم نے اس وقت وہ کام نہ کیا تو اکثر وہ کام تم سے نہیں ہو سکے گا۔ تبلیغی کام جب کسی کارکن کو بتاتے کہ فلاں کام تم جا کر کر آؤ تو اس کی طرف سے عذر کو پسند نہ کرتے تھے بلکہ ایسے وقت میں بعض دفعہ ناراضگی کا اظہار بھی فرماتے تھے۔ اگر کوئی دوسرا کارکن پاس کھڑا ہوتا تو فرماتے جاؤ میاں تم یہ کام کر آؤ۔ تبلیغی کاموں میں صرف مبلغین پر انحصار نہیں فرماتے تھے بلکہ خود ہر وقت تیار رہتے تھے اور ہر مبلغ کے حلقے میں خود پہنچتے تھے اور موقعہ پر حالات دیکھ کر ہدایات دیتے تھے

ضلع گورداسپور میں تو احمدی زمینداروں کے ساتھ آپ کا پروگرام ہمیشہ طے رہتا تھا۔ کہ ہر احمدی زمیندار سے دریافت فرماتے رہتے تھے کہ تمہاری کس کس گاؤں میں رشتہ داری ہے۔ پھر ان کو فرماتے کہ تم میرے ساتھ میری موٹر میں بیٹھ جاؤ۔ اس کو اپنی موٹر میں بٹھلا کر اس کے رشتہ داروں کے پاس پہنچ جاتے پھر ان کو پیغام حق پہنچاتے۔ اس طور پر ایسی مؤثر تبلیغ ان کو ہو جاتی کہ بعض دفعہ ایک ملاقات میں اور بعض دفعہ ایک سے زائد ملاقاتوں میں وہ لوگ احمدی ہو جاتے۔

پھر جن دیہات میں احمدیت میں شامل ہونے والے احباب اکثریت میں ہو جاتے وہاں یہ کوشش فرماتے کہ اس گاؤں میں ایک بھی دوست ایسا نہ رہ جائے جو جماعت میں شامل نہ ہو۔ اس کی مثال جماعت احمدیہ اٹھوال اور جماعت احمدیہ سٹھیالی ہے اور بعض دوسرے گاؤں بھی ہیں

ایک دفعہ مجھے کلو سوہل بھجوایا گیا اور فرمایا کہ ایسے رنگ میں کام کرو کہ گاؤں کے سب لوگ جماعت میں شامل ہو جائیں۔ چنانچہ میں نے کلو سوہل میں کام کیا۔ اور ۱۲۲ افراد کی بیعت ایک دن میں ہوئی تو بہت ہی خوش ہوئے۔

مظلوم کی امداد ایسے رنگ میں فرماتے تھے کہ مظلوم کا ایک پیسہ بھی خرچ نہ ہو۔ بعض دفعہ ہندو یا بعض سکھ اپنے گاؤں کے کمیوں یا غریب لوگوں پر ظلم کرتے تھے۔ تو خود ان لوگوں کے پاس جاتے اور ان کو روکتے کہ یہ طریق پسندیدہ نہیں کہ آپ غریبوں پر ظلم کرتے ہیں اکثر دفعہ وہ ہندو یا سکھ زمیندار آپ کی بات مان لیتے تھے۔ لیکن اگر وہ باز نہ آتے تو آپ پورے زور سے غرباء کی امداد فرماتے اور بعض دفعہ دن رات ایک کر دیتے۔ اس امداد میں مذہب وغیرہ کی کوئی قید نہ ہوتی تھی۔ صرف مظلوم کی امداد آپ کی غرض ہوتی تھی خواہ وہ مظلوم کسی ہی مذہب کا ہو لانہ ہو

اپنے کارکنوں کا ہر طرح خیال رکھنا آپ کا ایک خاص وصف تھا۔ مجھے یاد ہے کہ جب سخت گرمی کا موسم ہوتا تو آپ فرماتے کہ تمام مبلغین کو لکھو کہ دس بجے سے چار بجے تک سفر نہ کریں اگر کسی کے متعلق علم ہو گیا کہ اس نے ان اوقات میں سفر کیا ہے تو اس سے باز پرس ہو گی۔ اس سے آپ کی غرض یہی تھی کہ سخت گرمی کے اوقات میں سفر کرنے سے مبلغ بیمار نہ ہو جائے۔ آپ کے اندر بدظنی کا مادہ بالکل نہیں تھا۔ فرمایا کرتے تھے کہ بعض لوگ مجھے دھوکہ دے جاتے ہیں جس طرح اگر کوئی مجھ سے بات کرتا ہے میں اس پر یقین کر لیتا ہوں کہ یہ شخص ٹھیک ہی کہتا ہو گا میرا خیال اس طرف جاتا ہی نہیں کہ یہ شخص غلط بیانی بھی کر سکتا ہے۔

حضرت چوہدری صاحب کو اللہ تعالےٰ نے بہت بہادر دل عطا فرمایا ہوا تھا ۱۹۴۷ء کے شروع میں ہی بعض جگہوں میں فسادات شروع ہو گئے تھے۔ آپ نے اپنے علاقے میں دورے کر کے تمام مسلمانوں کو آگاہ کیا کہ حالات جلد جلد بدل رہے ہیں تم لوگ تیاری کر لو تا آخر وقت میں نقصان نہ اٹھائیں۔ خطرناک سے خطرناک مقامات میں جانے سے آپ دریغ نہ فرماتے تھے۔

ایک واقعہ آپ نے مجھ سے کئی دفعہ بیان کیا فرمایا کہ میں چوہدری والے کی طرف سے آرہا تھا تو پنجگرائیں میں ایک قافلہ مسلمانوں کا جو موضع کوہالی کی طرف سے آرہا تھا اس پر سکھوں نے حملہ کر دیا اس وقت ادھر سے میں بھی موقعہ پر پہنچ گیا۔ میری کار دیکھ کر حملہ آور بھاگ گئے۔ قافلہ والے مسلمان میرے ارد گرد جمع ہو گئے۔ میں نے ان کو تسلی دی۔ ایک آدمی نے مجھے آ کر کہا کہ ہماری ایک لڑکی کو کچھ سکھ تانگے میں بٹھا کر ہم سے زبردستی چھین کر لے گئے ہیں۔ انہوں نے مجھے سمت بتائی۔ میں نے ڈرائیور کو کہا کہ موٹر کو ان کے پیچھے جلد دوڑاؤ۔ جب ہم گاؤں سے نکلے تو وہ تانگہ ہم نے دیکھ لیا۔ چنانچہ تھوڑی دیر میں ہم نے ان کو جا لیا۔ وہ لڑکی کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔ چنانچہ لڑکی لا کر اس کے والدین کے سپرد کر دی۔ اور خود اس قافلہ کے ساتھ بٹالہ تک گیا اور ان کو کیمپ میں چھوڑ کر واپس آیا۔ (باقی)

درخواست دعا

میری بچی عزیزہ امۃ المتین عرصہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے نیز باقی بچے بھی بوجہ خسرہ بیمار ہیں درخواست دعا ہے (محمد سعید پنشنر دار الرحمت ربوہ)

امتحان انصار اللہ بیع الثوا

بعض مجالس کے اس عذر کی بناء پر کہ ماہ رمضان میں تیاری امتحان مشکل ہے۔ کتاب شہادۃ القرآن کا امتحان ۱۷ کی بجائے ۲۷ اپریل کو ہو گا۔ اب رمضان کے بعد تیاری کے لئے احباب کو ایک مہینہ مل جائے گا اس لئے جملہ انصار اللہ کو شامل امتحان ہونا چاہیئے۔ زعماء صاحبان سب خواندہ اراکین کو شامل کرنے کی سعی فرمائیں۔ کتاب دیکھ کر پرچہ جوابات تیار کرنا ہے اور وہ بھی گھر بیٹھے ۲۷ تک (قائد تعلیم)

ریت کا ٹھیکہ

اراضی چک ڈھگیاں (ربوہ) کا کچھ رقبہ دریا میں آچکا ہے۔ جس کی ریت کا ٹھیکہ دینا مقصود ہے۔ خواہشمند اصحاب دفتر ناظم جائیداد میں تشریف لا کر تفصیلات زبانی طے فرمائیں۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

فوج میں باقاعدہ کمیشن

ستائیسواں پی ایم اے لانگ کورس۔ شرائط: پاکستانی عمر ۳۰ کو ۱۷ تا ۲۲ تاریخ پیدائش ۳۰ ۳۸ و ۳۰ ۴۴ کے درمیان۔ سینئر کیمبرج یا انٹرمیڈیٹ

جون ۶۱ء میں ابتدائی سیلکشن بورڈ کا انٹرویو بمقام پشاور۔ راولپنڈی۔ لاہور کراچی۔ ڈھاکہ۔ راجشاہی انتخاب میں آنے والوں کا تحریری امتحان۔

مضامین:۔ انگلش جنرل نالج و ریاضی۔ کامیاب امیدواران کا میڈیکل ٹسٹ بعد ازاں سروسز سیلکشن بورڈ کا انٹرویو۔ انتخاب میں آنے والے پاکستان ملٹری اکیڈمی میں ٹریننگ لیں گے۔ درخواستیں مجوزہ فارم میں ۳۰ تک بنام پی اے ڈائرکٹریٹ۔ پی اے (۳) ایف اے جی برانچ جنرل ہیڈکوارٹر راولپنڈی۔ (پ رٹ ۱۵)

(ناظر تعلیم ربوہ)

زرعی اعداد و شمار کی ضرورت اور اہمیت

تہذیب و تمدن کی ترقی کے ساتھ ساتھ ہر قسم کے اعداد و شمار کی فراہمی کی ضرورت بھی بتدریج بڑھتی گئی۔ شروع میں صرف مردم شماری ہوا کرتی تھی جس کی اغراض محض فوجی یا سیاسی ہوتی تھیں۔ مثلاً قومی نمائندہ مجالس کی رُکنیت کے لئے انتخابات اس قسم کے عام شمار میں ملک کی آبادی کا بلحاظ تذکیر و تانیث اور مذاہب جائزہ لیا جاتا تھا۔ بعد میں ایسے عام شماروں میں اس قسم کی معلومات بھی شامل کر لی گئیں۔ مثلاً مکانات کی تعداد۔ مختلف بیماریوں سے واقع ہونے والی اموات۔ لوگوں کے پیشے وغیرہ۔ مردم شماری عام طور پر ہر دس سال کے بعد عمل میں آیا کرتی تھی۔

جہاں تک زرعی اعداد و شمار کی فراہمی کا تعلق ہے۔ اس میں زراعت سے متعلقہ ہر قسم کی معلومات کا اندازہ لگانا مقصود ہوتا ہے مثلاً خود کاشتکار، مالکان اور مزارعان کی کی تعداد خریف اور ربیع کی فصلوں کی تعداد آلات کشاورزی کی تعداد جو استعمال کئے جاتے ہوں۔ مویشیوں کی تعداد کاشت کے کام میں استعمال کئے جانے والے اور دودھ دینے والے علیحدہ علیحدہ، کھیتی باڑی کے لئے پانی کے انتظامات۔ کنویں اور رہٹ، نہریں جھلاریں، ٹیوب ویل وغیرہ وغیرہ۔ زرعی اعداد و شمار کی فراہمی کی ضرورت اس لئے پیش آئی۔ کیونکہ دنیا کی بڑھتی ہوئی آبادی اس امر کی متقاضی تھی کہ خوراک کا خاطر خواہ بندوبست کیا جائے۔ جو قلت کے علاقے ہوں ان کو ان علاقوں یا ملکوں سے جہاں اجناس کثرت سے پیدا ہوتی ہوں غلہ وغیرہ کی بہم رسانی کا بندوبست کیا جا سکے۔

بین الاقوامی ادارہ زراعت نے پہلی مرتبہ ۱۹۲۴ء میں دنیا بھر کے ممالک کے اعداد و شمار جمع کرنے کی غرض سے ایک قرارداد منظور کی۔ یہ ایک بہت بڑا کام تھا۔ ابتدائی مراحل طے کرنے کے بعد ۱۹۳۰ء میں اس قرارداد پر عمل کیا گیا۔ اعداد و شمار مذکورہ کی فراہمی کا جو طریقہ اختیار کیا گیا وہ یہ تھا موضوع سے متعلقہ مختلف سوالات کی ایک فہرست تیار کی گئی۔ اس فہرست کو چھپوا کر اس کی نقول مختلف ممالک کو تقسیم کر دی گئیں۔ فہرستوں کی تقسیم سے پہلے ایک ذمہ دار افسر نے جو زراعت کا ماہر تھا دنیا کے قریباً دو صد ممالک میں سے ۶۱ ملکوں کا دورہ کیا تاکہ ان کو اس کام کی تکمیل کے لئے آمادہ کر سکے۔ افسر مذکور کا یہ دورہ قریباً دو سالوں میں ختم ہوا۔ یعنی ۱۹۲۶ء سے ۱۹۲۸ء میں انہوں نے مختلف حکومتوں کو اپنے مقصد کی اہمیت اور ضرورت کی طرف توجہ دلائی۔ جن ملکوں نے ان سے تعاون کرنے کا وعدہ کیا انہیں وہ فہرستیں بہم پہنچا دی گئیں اور جب خانہ پری کے بعد وہ فہرستیں واپس آئیں تو ان میں مندرجہ اعداد و شمار کی مختلف مدات کو بالترتیب یکجا کر کے ایک رپورٹ کی صورت میں شائع کر دیا گیا۔ یہ رپورٹ ایک مفید دستاویز تھی۔ اس کے مطالعہ سے پتہ چل سکتا تھا کہ اس میں مندرجہ ممالک میں زراعت کی کیا حالت ہے اور کس طرح ان ممالک کی مدد کی جا سکتی ہے جو زرعی ترقی کے لحاظ سے پسماندہ ہیں یا کن ممالک سے بوقت ضرورت یعنی ایسی صورت میں جبکہ کسی ملک میں قحط پڑ جائے غلہ ملنے کی توقع ہو سکتی ہے۔

اس قسم کے زرعی اعداد و شمار کو جمع کرنے کی دوسری کوشش ۱۹۴۰ء میں کی گئی۔ لیکن وہ جنگ کا زمانہ تھا۔ اس لئے کئی ممالک اشتراک عمل سے قاصر رہے۔ چنانچہ یہ رپورٹ ادھوری رہی۔ لیکن پھر بھی جن ممالک نے اعداد و شمار کی فراہمی کی اس دوسری مہم میں حصہ لیا ان کی طرف سے وصول ہونے والی معلومات کو ایک رپورٹ میں مرتب کر کے شائع کر دیا گیا۔

زرعی اعداد و شمار کی فراہمی کے لئے عموماً دو ہی طریقے اختیار کئے جاتے ہیں۔ اول مطلوبہ معلومات سے متعلقہ سوالات کی فہرستیں چھپوا کر تعاون کرنے والے ملک کے دیہات میں تقسیم کر دی جاتی ہیں اور لوگ ان کو پُر کر کے یعنی سوالات کے سامنے ان کے جواب لکھ کر انہیں واپس کر دیتے ہیں یا ایک خاص عملہ کے ذریعہ انہیں جمع کر لیا جاتا ہے۔ اور محکمہ فہرستوں میں مندرجہ مختلف مدات کی میزانیں کر کے انہیں ایک رپورٹ کی صورت میں چھپوا دیتا ہے۔

فراہمی اعداد کا دوسرا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ محکمہ کے لوگ یا رضاکار خود دیہات کا دورہ کرتے ہیں۔ لوگوں سے ملتے ہیں۔ فہرستوں میں مندرجہ سوال ان کو پڑھ کر سناتے ہیں اور جو جواب وہ دیں انہیں متعلقہ خانوں میں لکھ دیتے ہیں اس کے بعد وہی عمل ہوتا ہے جس کی تشریح اوپر ہو چکی ہے۔

اس دفعہ پاکستان میں بھی ایسے زرعی اعداد و شمار کی فراہمی کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اس زرعی کام کی تکمیل کے لئے ایک کمشنر مقرر کر دیا گیا ہے۔ محکمہ مال دا ہزار ۷۵۰۰ پٹواری اور ان کے علاوہ گرداور۔ نائب تحصیلدار۔ تحصیلدار۔ مال افسران۔ سکولوں اور کالجوں کے طلباء اور اساتذہ بھی اس کام میں حصہ لیں گے۔ زرعی اعداد و شمار کی فراہمی ایک بہت بڑا کام ہے۔ اس کے لئے کافی وقت اور روپیہ ہونا چاہیئے۔ روپیہ اور وقت کی دقتوں کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ مشرقی پاکستان میں ۵۸۰۰ دیہات کو منتخب کر کے کم و بیش دس لاکھ نفوس سے مل کر ان سے زراعت سے متعلقہ سوالات پوچھے جائیں۔ اور سوالات کی فہرستوں میں انہیں درج کیا جائے۔ اس کے مقابلہ میں مغربی پاکستان میں یہ سرگرمیاں اس کے کل ۳۶۰۰۰ دیہات میں سے صرف ۷۲۰۰ میں عمل میں لائی جائیں۔ اندازہ ہے کہ اس بارے میں کم و بیش بیس لاکھ افراد سے مل کر ان سے زرعی اعداد و شمار کے متعلق معلومات حاصل کی جائیں گی۔

(باقی)

”دائمی زندگی“

”دوستو بڑھو کہ تمہیں ترقی دی جائے گی“

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

”سو دوستو بڑھو کہ تمہیں ترقی دی جائے گی۔ قربانی کرو کہ تمہیں دائمی زندگی دی جائے گی۔ اپنے فرض کو پہچانو کہ خدا اس سے بڑھ کر اپنے فرض کو پہچانے گا اور جب وہ وقت آئے گا تو نہ صرف تمہارے گھر برکتوں سے بھر جائیں گے بلکہ وہ گوشت کا لوتھڑا جو تمہارے جسم سے نکلے گا۔ اس کو بھی برکتوں کی چادر میں لپیٹ کر بھیجا جائے گا اور جو تمہارے ہمسایہ میں رہے گا اس پر بھی برکتیں نازل ہوں گی۔ جو تم سے محبت کرے گا اس سے خدا تعالیٰ محبت کرے گا۔ اور جو تم سے دشمنی کرے گا۔ اس سے خدا تعالیٰ دشمنی کرے گا۔“

اشاعتِ اسلام کے لئے مساجد مبلغ کا کام دیتی ہیں۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ وہ تعمیر مساجد ممالک بیرون میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

اعانت الفضل

محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ والدہ عادل خاں صاحب راولپنڈی نے اپنے لڑکے کے پاس ہونے کی خوشی میں مبلغ ۵/- روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ خوشی ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین۔

(مینجر الفضل ربوہ)

معلّم کی ضرورت

ہمیں ایک معلّم کی ضرورت ہے جو بچوں کو قرآن مجید باترجمہ اور اس کے علاوہ بچوں کو انگریزی اردو وغیرہ میٹرک تک پڑھا سکے۔ بوڑھا آدمی ہو۔ کھانا اور رہائش کا انتظام ہوگا۔ اس کے علاوہ تنخواہ بھی پچاس ساٹھ روپے ماہوار ہوگی۔

(غلام احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نذیر آباد)

درخواستہائے دعا

(۱) میری خالہ صاحبہ درد دنبہ کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (نصیر احمد تعلیم جیلوٹ)

(۲) میں چند مخفی تکالیف کی وجہ سے پریشان ہوں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ (مقبول احمد بھٹی)

(۳) میرا بھائی محمد ایوب اسلم بی۔ اے۔ کے امتحان میں شامل ہو رہا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

(شوکت پروین ۵۸ کلیار ٹاؤن سرگودھا)

ادائیگی زکوٰۃ

اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۵۷۶: میں شیخ شریف اللہ کوثر ولد شیخ عطاء اللہ صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ × ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ نومبر ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مجھے کمپنی کی طرف سے مبلغ ڈیڑھ صد روپیہ ماہوار ملتا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے علاوہ مجھے کوئی آمد ہو گی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائیداد پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

العبد شیخ شریف اللہ کوثر سوہم کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور

گواہ شد محمود احمد ولد منشی محبوب عالم مرحوم موصی ۵۱۲۵ صدر حلقہ نیلا گنبد لاہور

گواہ شد مرزا سمیع احمد ظفر ولد مرزا مولا بخش صاحب کارکن نظارت امور عامہ ربوہ حال لاہور۔

نمبر ۱۵۵۸۵: میں امۃ الحفیظ زوجہ چوہدری محمد نبی خان صاحب قوم راجپوت منہاس پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۵ گ ب ڈاکخانہ خاص تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ گیارہ دسمبر ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ تحریر کرتی ہوں کہ میری جائیداد غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں۔ میرے پاس اپنا ذاتی زیور جو کہ میرے والد مرحوم نے مجھے دیا تھا موجود ہے۔ اس کی تفصیل ذیل ہے (کانٹے طلائی ایک تولہ اور انگوٹھی طلائی نصف تولہ) موجودہ نرخ کے لحاظ سے کل قیمت ۱۹۰/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ میرا حق مہر ۸۰۰/- روپیہ میرے خاوند چوہدری محمد نبی صاحب ولد غلام نبی خان صاحب مرحوم ساکن چک ۲۵ گ ب کے ذمہ واجب الادا ہے جس میں سے آج تک میں نے کچھ نہیں لیا۔ میں اس وقت نقد ۶۰/- روپے بھی اپنے پاس رکھتی ہوں جو کہ میرے والد مرحوم نے مجھے دیئے تھے۔ یہ کل رقم مبلغ ایک ہزار پچاس روپے ہوئے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر مزید کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد میرے پاس وفات کے وقت آئندہ ہوئی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اور اگر اپنی زندگی میں کوئی رقم میں صدر انجمن مذکورہ کو ادا کر دوں تو وہ حصہ وصیت میں سے منہا کر دی جائے گی۔

الامۃ امۃ الحفیظ بقلم خود

گواہ شد محمد نبی ولد غلام نبی خاوند موصیہ

گواہ شد جمال الدین احمد واقف زندگی بہنوئی موصیہ حال ساکن محلہ دار النصر ربوہ

نمبر ۱۵۵۸۷: میں بشریٰ سلطانہ زوجہ عبد السلام صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن مانگا ڈاکخانہ پھلورہ ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ ۱/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ گلوبند چوڑیاں، کانٹے، رشگار پٹی دو عدد۔ انگوٹھیاں جو میں اپنے خاوند سے حق مہر میں وصول کر چکی ہوں۔ مذکورہ بالا زیور میں تیرا سو روپے کا ذاتی سونا ہے۔ کل زیور کی قیمت مبلغ ۱۲۰۰/- روپے ہے۔ میں اس کل جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اس جائیداد کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہو گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔

الامۃ بشریٰ سلطانہ موصیہ مذکورہ سکنہ مانگا ڈاکخانہ پھلورہ ضلع سیالکوٹ

گواہ شد عبد السلام سکنہ مانگا ڈاکخانہ خاص پھلورہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد صوفی علی محمد اصحابی موصی سکنہ مانگا گکھڑانوالی ضلع سیالکوٹ ڈاکخانہ چاہڑ باجوہ

حکومت نے حاجیوں کے جہازوں کے پروگرام کا اعلان کر دیا

مشرقی پاکستان کے عازمین حج براہ راست جدہ نہیں جا سکیں گے

کراچی ۱۷ مارچ۔ حج آفیسر نے حج کے موقع پر عازمین بیت اللہ شریف کو لے جانے والے اور حج کے بعد انہیں واپس لانے والے جہازوں کے پروگرام کا اعلان کر دیا ہے۔ جس کے مطابق اپریل اور مئی میں کراچی سے چھ جہاز زائرین کو لے کر جدہ روانہ ہوں گے۔

روانگی اور پہنچنے کی تاریخیں درج ذیل ہیں:

جہاز کا نام	کراچی سے روانگی	جدہ پہنچنے کی تاریخ
سنتھیا	۵ اپریل	۱۳ اپریل
سعودی	۱۷ "	۲۵ "
سنتھیا	۲۰ "	۲۸ "
"	۵ مئی	۱۳ مئی
"	۲۰ "	۲۸ "
سعودی	۲۲ "	۳۰ "

"سنتھیا" میں بطور مجموعی ایک ہزار چھیالیس زائرین کی جگہ ہو گی۔ ان میں سے تیئیس فرسٹ کلاس کے۔ اڑسٹھ سیکنڈ کلاس کے، اڑسٹھ انٹر کلاس کے اور آٹھ سو ستاسی عرشہ کے ہوں گے۔ "سعودی" میں ایک ہزار تین زائرین کی جگہ ہو گی ان میں سے سولہ فرسٹ کلاس کے اور نو سو ستاسی عرشہ کے ہوں گے۔

اس سال مشرقی پاکستان کے زائرین بیت اللہ شریف کو دو جہازوں کے ذریعے کراچی لایا جائے گا۔ جہاز "اڑونڈا" ایک دفعہ بیس مارچ کو اور دوسری دفعہ اٹھارہ اپریل کو چٹاگانگ سے کراچی روانہ ہو گا۔ اس جہاز کے ذریعے جو زائرین کراچی پہنچیں گے وہ پہلی دفعہ پانچ اپریل اور دوسری دفعہ پانچ مئی کو "سنتھیا" نامی جہاز میں بیٹھ کر جدہ روانہ ہوں گے۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ مشرقی پاکستان کے مزید ایک ہزار زائرین کو بھی چٹاگانگ سے کراچی پہنچانے کا انتظام کر دیا جائے۔ اگر ایسا انتظام ہو گیا۔ تو مشرقی پاکستان کے زائرین جنہیں درجہ دوم کی اولیت دی جائے گی۔ بیس مئی کو کراچی سے روانہ ہونے والے "سنتھیا" نامی جہاز میں بٹھایا جائے گا اور اگر ان عازمین حج کو مشرقی پاکستان سے کراچی لانے کا انتظام نہ ہو سکا تو "سنتھیا" نامی جہاز کی یہ ایک ہزار نشستیں مغربی پاکستان کے عازمین حج سے پُر کی جائیں گی۔ ان زائرین کو درجہ دوم کی اولیت میں رکھا گیا ہے۔

جدہ سے جہازوں کی واپسی کا پروگرام درج ذیل ہے:۔

نام جہاز	جدہ سے روانگی	کراچی پہنچنے کی تاریخ
سنتھیا	۱۲ جون	۱۹ جون
سعودی	۱۴ "	۲۲ "
سنتھیا	۲۷ "	۴ جولائی
"	۱۲ جولائی	۱۹ "
"	۲۷ "	۳ اگست
سعودی	۳ اگست	۱۱ "

مشرقی پاکستان کے حاجی دو حصوں میں تقسیم ہو کر جدہ سے کراچی واپس آئیں گے۔ انہیں لے کر "سنتھیا" نامی جہاز ایک دفعہ بارہ جون کو اور دوسری دفعہ بارہ جولائی کو جدہ سے کراچی کی جانب روانہ ہو گا۔ کراچی سے انہیں "اڑونڈا" نامی جہاز کے ذریعے چٹاگانگ پہنچایا جائے گا۔

اگر مشرقی پاکستان کے مزید ایک ہزار زائرین کو جنہیں دوسرے درجہ کی اولیت کی فہرست میں رکھا گیا ہے، کراچی پہنچانے کا انتظام ہو گیا اور انہیں "سنتھیا" نامی جہاز کے ذریعے کراچی سے جدہ بھیج دیا گیا تو "سنتھیا" نامی جہاز تین اگست کو انہیں لے کر جدہ سے عازم کراچی ہو گا۔ بعد میں یہی جہاز انہیں چٹاگانگ بھی پہنچائے گا۔ اور اگر ان عازمین حج کو مشرقی پاکستان سے کراچی لانے کا انتظام نہ ہوا، تو اس صورت میں مغربی پاکستان کے ایک ہزار زائرین کو جنہیں دوسرے درجے کی اولیت میں رکھا گیا ہے۔ بیس مئی کو جدہ روانہ کیا جائے گا۔ اور جہاز "سنتھیا" ہی انہیں جدہ سے کراچی واپس لائے گا۔"

ٹیکے لگوانے پڑیں گے

سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ حج کی غرض سے حجاز مقدس جانے والوں کو ہیضے اور چیچک کے ٹیکوں کے بین الاقوامی سرٹیفکیٹ حاصل کرنا پڑیں گے۔ یہ سرٹیفکیٹ بین الاقوامی فارموں پر ہونے چاہئیں۔ اور ان افسروں سے ان کی تصدیق کرانی چاہیئے۔ جو مرکزی حکومت کی طرف سے اس سلسلے میں مقرر ہیں۔ ان میں سے ایک سرٹیفکیٹ اس مفہوم کا ہو گا۔ کہ ہیضے کے دو ٹیکے ایک ہفتے کا وقفہ چھوڑ کر لگائے گئے ہیں۔ یہ سرٹیفکیٹ ٹیکہ لگانے کے چھٹے دن سے چھ ماہ بعد تک کام دیں گے چیچک کا سرٹیفکیٹ ٹیکہ لگانے کے آٹھویں دن سے تین ماہ تک کام دے گا۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

ابو حسین سرکار منتخب اداروں کی رکنیت کے نا اہل قرار دے دیئے گئے

صوبائی ایبڈو ٹریبونل کی رپورٹ پر گورنر ذاکر حسین کی کارروائی

ڈھاکہ ۱۸ مارچ۔ گورنر مشرقی پاکستان نے مسٹر ابو حسین سرکار سابق وزیر اعلیٰ مشرقی پاکستان کو اکتیس دسمبر ۱۹۶۶ء تک کسی منتخب ادارے کا رکن بننے یا اس کی رکنیت کے لئے امیدوار کھڑا ہونے سے محروم کر دیا ہے گورنر نے اس مفہوم کا حکم منتخب اداروں سے نا اہل قرار دینے کے صوبائی ٹریبونل کی رپورٹ پر دیا ہے۔

ٹریبونل کے سامنے مسٹر سرکار کے خلاف بد اعمالی کے الزام میں مقدمہ چلایا گیا تھا۔

اس ٹریبونل میں فیڈرل کورٹ کے ریٹائرڈ جج مسٹر اے ایس ایم اکرم نے صدارت کے فرائض انجام دیے تھے ٹریبونل کی طرف سے مسٹر سرکار پر چار الزامات عائد کئے گئے تھے اور سابق وزیر اعلیٰ ان میں سے تین میں قصوروار ثابت ہوئے ہیں البتہ ایک میں وہ بے قصور ثابت ہوئے ہیں۔

مسٹر ابو حسین سرکار کے خلاف منتخب اداروں سے نا اہل قرار دینے کا یہ مقدمہ مشرقی پاکستان کے پبلک عہدوں سے بد اعمالی کا خاتمہ کرنے والی کمیٹی نے تیار کر کے ٹریبونل کو پیش کیا تھا۔ سماعت ستائیس فروری کو شروع ہوئی تھی۔ اور پانچ دن تک جاری رہی ٹریبونل میں مسٹر عبد الحی چودھری اور لفٹیننٹ کرنل احمد خلیلی رکن کی حیثیت رکھتے تھے۔

مسٹر سرکار نے ٹریبونل کے سامنے ایک تحریری بیان پیش کیا تھا اور اقبال جرم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ مسٹر سرکار نے صفائی کے لئے کوئی گواہ پیش نہیں کیا۔ ان پر حسب ذیل الزامات عائد تھے۔

(۱) مسٹر سرکار نے ستمبر اور اکتوبر ۱۹۵۵ء میں سرکاری گودام سے تینتیس لاکھ من چاول دس روپے فی من کی رعایتی شرح پر فروخت کئے تھے۔ اور ان کا یہ اقدام خزانہ اور خوراک کے محکموں کی سفارشات کے منافی تھا۔

(۲) مسٹر سرکار نے اپنے داماد کو جو پولیس سروس آف پاکستان کے رکن تھے صوبائی حکومت کا انڈر سیکرٹری مقرر کر دیا تھا۔

(۳) انہوں نے تصفیہ طلب فوجداری کے مقدموں کو واپس لے کر سیاسی مقصد کی خاطر عدالتی امور میں مداخلت کی۔

(۴) ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور بعض دوسرے افسروں کے احتجاج کی پروا نہ کرتے ہوئے پبلک پراسیکیوٹر مقرر کر دیا۔

حاجیوں کے جہازوں کا پروگرام

(بقیہ صـ۱)

اور اگر دوبارہ چیچک کا ٹیکہ لگوایا جائے تو وہ دوبارہ ٹیکہ لگوانے کی تاریخ سے تین ماہ بعد تک کام دے گا۔ حکومت نے حسب ذیل افسروں کو ہیضے اور چیچک کے ٹیکے کے سرٹیفکیٹوں کی تصدیق کرنے کا اختیار دیا ہے:۔

صوبوں کے سارے سول سرجن۔ ڈسٹرکٹ میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ۔ میونسپل میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ۔ صوبوں کے چیف میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ۔ صوبائی ڈائرکٹر آف ہیلتھ۔ ڈپٹی ڈائرکٹر آف ہیلتھ۔ ہوائی اڈے کے ہیلتھ آفیسر۔ بندرگاہ کے ہیلتھ آفیسر۔ فوجی ہسپتالوں کے سٹاف سرجن کسی کنٹونمنٹ کا کوئی سینئر اگزیکٹو میڈیکل آفیسر پاکستان ایئر فورس کا کوئی سینئر میڈیکل آفیسر ریلوے چیف میڈیکل یا ڈویژنل آفیسر (صرف ریلوے ملازموں کیلئے) چیف میڈیکل آفیسر چٹاگانگ پورٹ ٹرسٹ (صرف پورٹ ٹرسٹ کے ملازموں کے لئے) مرکزی حکومت کی طرف سے مقرر کردہ افسران تمام عازمین بیت اللہ شریف کے سرٹیفکیٹوں کی دوبارہ تصدیق کریں گے جو کراچی سے جہاز میں بیٹھیں گے ان افسروں کو اختیار ہوگا کہ وہ اگر مناسب سمجھیں تو کسی زائر کو ہیضے اور چیچک کا دوبارہ بھی ٹیکہ لگا دیں۔

پاکستان اور ہندوستان کا تجارتی معاہدہ

بقیہ صـ اول

وزارت تجارت کے ایک ترجمان نے بھی اس توقع کا اظہار کیا ہے۔ کہ نئے معاہدے پر ہفتہ کو دستخط ہو جائیں گے

مسٹر حفیظ الرحمٰن نے آج صبح بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو سے بھی ملاقات کی شام کو آپ وزیر تجارت و صنعت مسٹر لال بہادر شاستری سے ملے۔ آپ صدر بھارت ڈاکٹر راجندر پرشاد۔ وزیر خزانہ مسٹر مرار جی ڈیسائی اور بعض دوسرے سینئر وزیروں اور افسروں سے بھی مل چکے ہیں۔ آج کی تجارتی بات چیت کے دوران دو سب کمیٹیاں قائم کی گئیں جو پاکستان کو بھارتی کوئلے کی سپلائی اور سرحدی تجارت سے متعلق مسائل کا جائزہ لیں گی۔ وزیر تجارت پیر کو پاکستان واپس پہنچ جائیں گے۔

روسی سفیر کی یقین دہانی

کراچی ۱۸ مارچ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان میں نئے روسی سفیر ڈاکٹر کپٹا نے حکومت کو یقین دلایا ہے کہ وہ آئندہ اہل پاکستان کے جذبات کا احترام کریں گے۔ روسی سفیر نے چودہ مارچ کو وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر سے ملاقات کے دوران یہ یقین دہانی کرائی جسے وزیر خارجہ نے منظور کر لیا بیان کیا جاتا ہے کہ روسی سفیر نے مسٹر منظور قادر کو یہ بھی بتایا کہ انہوں نے محض روسی حکومت کی پالیسی اور وزیر اعظم مسٹر خروشیف کے اعلانات کا اعادہ کیا تھا۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلبہ جماعت دہم کے اعزاز میں الوداعی تقریب

(بقیہ صفحہ اول)

ترتیب دی گئی تھی۔ تقریب کا آغاز محترم شاہ صاحب کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے جو اسی سکول کے ایک طالب علم ریاض احمد نے کی۔ بعد ازاں جماعت نہم کی طرف سے جاوید احمد ابن مکرم چوہدری علی محمد صاحب بی۔اے۔ بی۔ٹی نے طلبہ جماعت دہم کی خدمت میں الوداعی ایڈریس پیش کیا۔ بجدہ جماعت دہم کی طرف سے سیف الرحمٰن قیصرانی نے اپنی جوابی تقریر میں جماعت نہم کا شکریہ ادا کرنے کے علاوہ بزرگان سلسلہ سے جو اس تقریب میں شرکت کی غرض سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ امتحان میٹرک میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی۔ ازاں بعد محترم شاہ صاحب موصوف نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے انہیں بعض نہایت قیمتی اور زریں نصائح فرمائیں۔ اسی ضمن میں آپ نے رعایت اسباب اور دعا کے باہمی تعلق پر نہایت عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی۔ نیز طلبہ کو ان کے ان فرائض کی طرف توجہ دلائی جو تعلیم الاسلام ہائی سکول کے سپوت ہونے کی حیثیت میں ان پر عاید ہوتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے انہیں اپنی زندگیوں میں اسلامی تعلیم کا عملی نمونہ پیش کرتے اور خدمت دین کو اپنا شعار بنانے کی نہایت احسن پیرائے میں تلقین فرمائی۔ اس موقعہ پر مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی اور مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول نے بھی طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے انہیں بعض زریں ہدایات سے نوازا۔ آخر میں محترم شاہ صاحب موصوف نے اجتماعی دعا کرائی۔ جس کے بعد یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ بعد ازاں مغرب کی اذان ہونے پر جملہ مہمانوں کی خدمت میں افطاری پیش کی گئی۔

درخواست دعا

میرے عزیز دوست اختر قریشی آف "الرشی انڈسٹریز" ایک عرصہ سے بیمار رہتے ہیں اور نہایت کمزور ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹروں نے مکمل آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ دیگر ذہنی پریشانیاں بھی لاحق ہیں احباب جماعت سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خواجہ عبد اللطیف آف دہرہ دون کوز انڈسٹریز (پاکستان) پی۔ بی ۴۵۷۳ کراچی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷